sabaqeurdu.com
ISSN-2321-1601
UGC CARE LISTED MONTHLY JOURNAL

سبق اردو

83

پروفیسر خواجہ محمد اکرام الدین

فروری ۲۰۲۳

FEBRUARY 2023

سبق اردو

ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر: محمد سلیم | سرنامۂ سرورق : عادل منصوری | جلد:۸، شمارہ: ۲ | فروری ۲۰۲۳

موبائل: 9919142411 | سرورق : دانش الہ آبادی | Net Banking:SABAQ -E-URDU(MONTHLY)

واٹس ایپ: 9696486386 | کمپوزنگ : دانش الہ آبادی، اہل قلم | IFSC BARB 0 GOPI BS A/C28240200000214

sabaqeurdu@gmail.com | مطبع: عظیم انڈیا پرنٹنگ پریس، سنت روی داس نگر، بھدوہی | Bank of Baroda, Branch: Gopiganj

فی شمارہ: -/200، زر تعاون: -/1000 | زر تعاون خاص: -/2000، اعزازی تعاون: -/5000 | Gopiganj-221303,Dist.Bhadohi,UP,INDIA

کسی بھی تحریر سے ادارہ کا متفق ہونا لازمی نہیں ہے۔ کسی بھی معاملے کی سنوائی صرف ضلع س۔ر۔ن۔(بھدوہی) ہی کی عدالت میں ہوگی۔ ادارہ

چیف ایڈیٹر
دانش الہٰ آبادی

دانش	پروفیسر خواجہ محمد اکرام الدین	۱
فاروق ارگلی	پروفیسر خواجہ محمد اکرام الدین	۵
پروفیسر عابد گلزار	ادب اطفال کی افادیت واہمیت	۹
اعجاز احمد ڈار	محمد حسن کے ڈراموں میں ہندوستانی تہذیب وثقافت	۱۱
فیاض احمد وانی	ماحولیاتی تنقید: حرفے چند	۱۵
شاہ نواز	احمد ندیم قاسمی کی رباعی گوئی کی انفرادیت	۱۸
زبیدہ حسیم	بستی: ایک فنی تجزیہ کرداروں کے آئینے میں	۲۰
رفعت آراء	رفیق راز بحیثیت غزل گو شاعر	۲۲
ڈاکٹر نیلوفر فردوس	'کڑوے کریلے'۔ ایک مطالعہ۔ موجودہ سماجیات کے تناظر میں	۲۳
ڈاکٹر عبدالواحد	اسلوب احمد انصاری کی خاکہ نگاری	۲۷
رمن کمار	''لفظ ومعنی'': ایک مطالعہ	۲۹
ڈاکٹر اشتیاق احمد ملک	کشمیری غزل: ابتدا سے مہجور تک	۳۱
مبارک لون	اردو شاعری کا سماجی سروکار: ایک کلامیہ	۳۳
وفیق الرحمٰن	عامر سلیم خان: موت سے بھی ختم جس کا سلسلہ ہوتا نہیں	۳۵
بشریٰ رحمٰن	سائنس: خالق کائنات کا تعارف	۳۸
ڈاکٹر آفاق انجم شیخ	کلام اقبال میں حب وطن	۴۱

کلامِ اقبالؔ میں حُبِّ وطن

ڈاکٹر آفاق انجم شیخ

حضورِ اکرم ﷺ نے حُبُّ الوطنی کو جزوِ ایمان کہا ہے۔ آپ ﷺ جس وقت مدینہ ہجرت فرمار ہے تھے تو ارشاد فرمایا تھا، 'مکّہ تو کیسا اچھا شہر ہے اور مجھے کس قدر عزیز اور محبوب ہے، اگر میری قوم مجھے یہاں سے نہ نکالتی تو میں تیرے سوا کہیں اور سکونت اختیار نہ کرتا'۔ حب الوطنی کے جذبے کو ملحوظ نظر رکھ کر اگر اردو شاعری کی ورق گردانی کی جائے تو پتہ چلتا ہے کہ ابتدا ہی سے اردو شاعری کے سینے میں حب الوطنی کا سمندر موجزن رہا ہے۔ امیر خسرو نے اپنے ملک کے چرند پرند، درخت، جھرنے، دریا، پہاڑ، رسم ورواج، میلوں اور تہواروں تک سے اپنی محبت کا اظہار کیا ہے۔ یہی روایت دکن میں منتقل ہوئی اور قلی قطب شاہ سمیت اکثر شعراء میں دکھائی دیتی ہے۔ قطب شاہی اور عادل شاہی عہد کے شعراء میں حب الوطنی کی اچھی خاصی جھلک نظر آتی ہے۔ نظیرا کبر آبادی کے یہاں بھی وطن کی محبت سے سرشار نظمیں ملتی ہیں، لیکن اردو شاعری میں حب الوطنی کا سب سے روشن باب الطاف حسین حالی کے زمانے سے نظر آتا ہے، جب حالی نے اردو میں نظم کی وکالت کی۔ حالی جیسا باکمال اسلامی افکار کا حامل شاعر اپنے کلام میں جذبہِ حب الوطنی کی صراحت اس پیرائے میں کرتا ہے۔

اَے وطن اَے مرے بہشتِ بریں
کیا ہوئے تیرے آسمان زمیں
سب کو ہوتا ہے تجھ سے نشو نما
سب کو بھاتی ہے تیری آب وہوا
تیری اک مشتِ خاک کے بدلے
لوں نہ ہرگز اگر بہشت ملے ۱

حُبّ الوطنی بنی نوع انسان کا فطری جذبہ ہے۔ ہر حساس انسان کو اپنے وطن سے محبت ہوتی ہے۔ انسان جہاں پیدا ہوتا ہے، جہاں اس کی پرورش ہوتی ہے، وہ جگہ اس کے جذبات ومحسوسات کا اوّلین مرکز ہوتی ہے۔ حب الوطنی کے تعلق سے احمد ندیم قاسمی کا خیال یہ ہے کہ جو شخص اپنے وطن اور قوم سے محبت نہیں کر سکتا وہ کسی سے محبت نہیں کر سکتا، اسے حسن وخیر اور عدل وتوازن کا شعور بھی حاصل نہیں ہو سکتا۔

حالی سے جو شعراء متاثر ہوئے اُن میں شاعرِ مشرق علامہ اقبالؔ کا نام آتا ہے۔ اقبال اگرچہ داغ کے شاگرد تھے، مگر انہوں نے حالی کا اثر زیادہ قبول کیا اور حالی کی روایتوں کو نہ صرف آگے بڑھایا بلکہ بامِ عروج تک پہنچا دیا۔ اقبال کی شاعری کا آغاز سیالکوٹ میں دوران طالب علمی سے ہی ہوا ابتدائی زمانے میں انجمن حمایت الاسلام لاہور کے ایک مشاعرے میں اقبال نے اپنی ایک غزل پڑھی، جس کا ایک شعر بہت پسند کیا گیا اور کافی مقبول بھی ہوا۔

موتی سمجھ کے شانِ کریمی نے چُن لیے
قطرے جو تھے میرے عرقِ انفعال کے

حالانکہ ابتدائی زمانے کے اس شعر ہی میں اقبالؔ کی اسلامی فکر نظر آتی ہے، جو ان کی شاعری کا بنیادی جز و رہا ہے لیکن حالی کی طرح اقبال کے یہاں بھی مذہبی رواداری کی پرزور حمایت نیز قومی وملی جذبہ کے ساتھ ساتھ جذبہِ حب الوطنی بھی جابجا کارفرما نظر آتا ہے۔ بقول مولوی عبدالحق، اقبالؔ کی شاعری کی خاص غایت تھی، مولانا حالیؔ کی طرح اقبالؔ نے بھی اپنی شاعری سے قوم اور ملک کو جگانے اور رہنمائی کا کام لیا۔ یہ اس کے خیال اور فکر کی قوت اور جدّت تھی جس نے اس کے کلام اور طرز بیان میں زور اور جوش پیدا کر دیا۔ اقبالؔ کو اپنے وطن سے بے پناہ محبت تھی۔ وہ ایک سچے محبّ وطن تھے۔ اقبالؔ نے اپنی شاعری کے ابتدائی دور میں جذبہ حب الوطنی سے سرشار ہو کر نظمیں لکھی ہیں۔ یہ نظمیں بانگ درا کے حصہ اوّل میں پائی جاتی ہیں۔ اقبالؔ نے اپنے پہلے مجموعہ کی شروعات ہی نظم 'ہمالہ' سے کی ہے۔ فلک بوس کوہ ہمالیہ کو بڑے فخر کے ساتھ فصیلِ کشورِ ہندوستان کہتے ہوئے خراجِ تحسین پیش کیا ہے۔

اَے ہمالہ اَے فصیلِ کشورِ ہندوستاں
چومتا ہے تیری پیشانی کو جھک کر آسماں
تجھ میں کچھ پیدا نہیں دیرینہ روزی کے نشاں
تو جواں ہے گردشِ شام وسحر کے درمیاں
ایک جلوہ تھا کلیم طورِ سینا کے لیے
تو تجلّی ہے سراپا چشمِ بینا کے لیے ۲

اقبالؔ نے قوم کے نونہالوں کی ذہنی تربیت کرتے وقت بھی ان کے دلوں میں اپنے وطن سے محبت کے جذبے کو اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے۔ اپنی نظم بچے کی دعا میں اقبالؔ اپنے وطن ہندوستان کو پھولوں جیسا نکھرا ہوا اور شاداب دیکھنا چاہتے ہیں۔

ہو مرے دم سے یونہی میرے وطن کی زینت
جس طرح پھول سے ہوتی ہے چمن کی زینت

اقبالؔ کا ایمان وایقان ہے کہ ملک کی ترقی اسی وقت ممکن ہے جب ان کے ہم وطن بلا تفریق مذہب وملت اتحاد واتفاق سے رہیں۔ مگر جب وہ اپنے ہم وطنوں کو آپس میں لڑتے جھگڑتے دیکھتے ہیں تو ان کی آنکھیں نم ہو جاتی ہیں، وہ اپنے ہم وطنوں کو سمجھاتے ہیں کہ امن وامان اور ترقی اگر چاہتے ہو تو آپسی اختلاف کو دور کرنا ہوگا۔

رُلاتا ہے تیرا نظارہ اَے ہندوستاں مجھ کو
کہ عبرت خیز ہے تیرا فسانہ سب فسانوں میں
وطن کی فکر کر ناداں مصیبت آنے والی ہے
تری بربادیوں کے مشورے ہیں آسمانوں میں
نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے ہندوستاں والو
تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں
(تصویرِ درد) ۳

اقبالؔ مختلف مذاہب میں اتحاد اور یگانگت کے قائل تھے۔ وہ ایک دوسرے کے مذہب کا احترام کرتے ہوئے مذہبی اختلافات کو بھول کر ایک عظیم ہندوستان کی تعمیر وتشکیل کا خواب دیکھ رہے تھے۔ مذہبی منافرت پھیلانے والوں سے انہیں سخت نفرت تھی۔ اسی لئے انہوں نے ہندو مسلمان دونوں کو تنبیہ

UGC CARE LISTED JOURNAL,ISSN-2321-1601

کی کہ اگر امن و امان اور ملک کی ترقی چاہتے ہو تو مذہبی منافرت سے دور رہنا ہوگا۔ نظم 'نیا شوالہ' میں اقبال کے انہی جذبات و احساسات کا اظہار ملتا ہے۔

سچ کہہ دوں اے برہمن گر تو برا نہ مانے
تیرے صنم کدوں کے بت ہو گئے پرانے
پتھر کی مورتوں میں سمجھا ہے تو خدا ہے
خاکِ وطن کا مجھ کو ہر ذرّہ دیوتا ہے [4]

اس نظم میں علامہ اقبال کی حب الوطنی کا یہ عالم ہے کہ انہیں خاکِ وطن کا ہر ذرہ دیوتا نظر آتا ہے۔ اس نظم کا جذبہ و خلوص اردو زبان میں وطنی شاعری کی بہترین مثال ہے۔ نظم 'نیا شوالہ' کے تعلق سے پروفیسر سلیم چشتی لکھتے ہیں-----

"شاعری کے اعتبار سے یہ نظم اقبال کے دورِ وطن پرستی کا بہترین نمونہ ہے کیونکہ اس کا اندازِ بیان بہت موثر اور دلکش ہے۔ شاعر نے وطن کی عظمت کا نقش دلوں پر قائم کرنے کے لیے اپنی تمام شاعرانہ قوتوں کو صرف کر دیا ہے۔ اکثر ناقدینِ اقبال کا یہ خیال ہے کہ ہندو مسلم اتحاد پر یہ اردو میں بہترین نظم ہے۔" ۵

اقبال کو جس طرح اپنے مذہب سے بے پناہ عقیدت تھی اسی طرح وہ دیگر مذاہب کا بھی احترام کرتے تھے۔ اقبال نے جہاں مذہب اسلام کی عظیم المرتبت شخصیات کی شان میں نظمیں کہیں، وہیں انہوں نے دیگر مذاہب کے مذہبی پیشواؤں کی تعریف و توصیف میں بھی نظمیں لکھیں۔ شری رام کی تعریف و توصیف میں لکھی گئی نظم جس کا عنوان ہی 'رام' ہے، اس نظم کے اشعار ملاحظہ ہوں۔

ہے رام کے وجود پر ہندوستاں کو ناز
اہلِ نظر سمجھتے ہیں اس کو امامِ ہند
تلوار کا دھنی تھا شجاعت میں مرد تھا
پاکیزگی میں جوشِ محبت میں فرد تھا

اسی طرح گرو نانک کی تعریف و توصیف میں اقبال نے 'نانک' اس عنوان سے ایک نظم لکھی ہے، جس کا ایک شعر دیکھئے۔

پھر اٹھی آخر صدا توحید کی پنجاب سے
ہند کو اک مردِ کامل نے جگایا خواب سے

اقبال بخوبی جانتے تھے کہ ہندستان ایک ایسا ملک ہے جہاں مختلف مذاہب کے لوگ آباد ہیں اور ان میں آپس میں اتحاد و اتفاق ہی ملک کی ترقی کا ضامن ہوگا۔ اقبال کے نزدیک ہندستان ایک ایسا گلدستہ ہے جس میں مختلف رنگ و نسل اور مذاہب کے پھول لگے ہیں۔ وہ چاہتے تھے کہ اس گلدستہ کا ہر پھول تر و تازہ اور شاداب رہے۔ علامہ اقبال ان میں اتحاد و یکجہتی چاہتے تھے، اسی لیے اپنی ایک نظم 'ہندوستانی بچوں کا گیت' میں بڑی وسیع النظری سے مختلف مذاہب کے رہنماؤں کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

چشتی نے جس زمیں میں پیغامِ حق سنایا
نانک نے جس چمن میں وحدت کا گیت گایا
وحدت کی لے سنی تھی دنیا نے جس مکاں سے
میرِ عرب کو آئی ٹھنڈی ہوا جہاں سے
میرا وطن وہی ہے، میرا وطن وہی ہے

وطن کی محبت سے سرشار اقبال کی شاعری [illegible] ممتاز کرتی ہے، اُن کی شاعری انسانیت اور حُبِّ وطن کے [illegible] دیتی ہے۔ معروف شاعر علی سردار جعفری اقبال کی شاعری [illegible] جذبے کی پاکیزگی و خلوص پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"اِقبال کے یہاں حُبُّ الوطنی ایمان کا درجہ [illegible] شاعری میں سامراج دشمنی کی لے شعلہ نوائی کی صورت اختیار [illegible] ہندوستان کی آزادی کا جذبہ خونِ بہار کی طرح اُن کے اشعار [illegible] ہے۔" ٦

جہاں تک وطن کی محبت کا تعلق ہے اقبال کا [illegible] سب سے بڑا اخراجِ تحسین ان کا وہ لازوال اور لافانی ترانہ [illegible] نے اپنے وطن کی محبت کے نشے میں سرشار ہو کر لکھا۔ جس کا [illegible] الوطنی کی خوشبو سے معطّر ہے۔

سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا
ہم بُلبلیں ہیں اس کی یہ گلستاں ہمارا
یونان و مصر و روما سب مِٹ گئے جہاں سے
اب تک مگر ہے باقی نام و نشاں ہمارا
مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا
ہندی ہیں ہم وطن ہیں ہندوستاں ہمارا

مذکورہ بالا نظموں کے اشعار اس بات کے غماز ہیں [illegible] ایک سچے وطن دوست اور مخلص محبِ وطن تھے۔ ان کی نظمیں آج [illegible] کے دلوں میں حُبُّ الوطنی کا جذبہ بیدار کرنے کے لئے اکسیر کا کام [illegible]

حواشی:

١۔ حُبِّ وطن۔ الطاف حُسین حالی۔ صدّیق بک ڈپو امین آباد، لکھنؤ [illegible]
٢۔ نظم 'ہمالہ' (بانگِ درا)۔ علاّمہ اِقبال۔ شیخ غلام علی اینڈ سنز [illegible] ١٩٧٤ء (ص ٢١)
٣۔ نظم 'تصویرِ درد' (بانگِ درا)۔ علاّمہ اِقبال۔ شیخ غلام علی اینڈ سنز [illegible] ١٩٧٤ء (ص ٧٠۔٧١)
٤۔ نظم 'نیا شوالہ' (بانگِ درا)۔ علاّمہ اِقبال۔ شیخ غلام علی اینڈ سنز [illegible] ١٩٧٤ء (ص ٨٨)
٥۔ شرحِ بانگِ درا۔ پروفیسر یوسف سلیم چشتی۔ اعتقاد پبلشنگ [illegible] ١٩٩١ء (ص ٢١٣)
٦۔ اِقبال شناسی۔ علی سردار جعفری۔ مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، دہلی ٦، ٢٠١١ء [illegible]

ڈاکٹر آفاق انجم شیخ
صدر، شعبۂ اُردو، فارسی و اِسلامیات
آرٹس، کامرس اینڈ سائنس کالج، جلگاؤں

Regd. with the RNI No.:
UPURD/2016/67444

Urdu Monthly

ISSN-2321-1601

SABAQEURDU

VOLUME: 8, ISSUE: 2
FEBRUARY 2023

Infront of Police Chowki
Gopiganj-221303,Bhadohi
sabaqeurdu@gmail.com

M.:9919142411,9696486386
WhatsApp: 9696486386

Price per copy: 200/-